Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۲۷ رمضان ۱۳۹۷ھ ۔ ۱۲ تبوک ۱۳۵۶ہش ۔ ۱۲ ستمبر ۱۹۷۷ء	نمبر ۲۰۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۲ تبوک ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی زندگی عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

ربوہ ۱۲ تبوک ۔ مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں :-

"ابھی ابھی کراچی سے اطلاع ملی ہے کہ محترم نواب محمد احمد خان صاحب کی طبیعت بہت ناساز ہے پیشاب کے راستہ خون آتا تھا! بند نہیں ہوا ۔ ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کیا ہے چنانچہ ۱۳ ستمبر بروز منگل آپریشن ہو رہا ہے"

احباب جماعت آخری عشرۂ رمضان کے ان بابرکت ایام میں خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپریشن کامیاب رہے اور مولیٰ کریم ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھتے ہوئے محترم نواب صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے ۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کو چاہیئے کہ قرآن شریف کثرت سے اور بار بار پڑھے

جب اس میں دعا کا مقام آوے تو دعا کرے اور خود بھی خدا سے وہی چاہے جو اس دعا میں چاہا گیا ہے

"انسان کو چاہیئے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے جب اس میں دعا کا مقام آوے تو دعا کرے اور خود بھی خدا تعالیٰ سے وہی چاہے جو اس دعا میں چاہا گیا ہے ۔ اور جہاں عذاب کا مقام آوے تو اس سے پناہ مانگے اور ان بداعمالیوں سے بچے جن کے باعث وہ قوم تباہ ہوئی ۔ بلا مدد وحی کے ایک بالائی منصوبہ جو کتاب اللہ کے ساتھ ملاتا ہے وہ اس شخص کی ایک رائے ہے جو کہ کبھی باطل بھی ہوتی ہے اور ایسی رائے جس کی مخالفت احادیث میں موجود ہو وہ محدثات میں داخل ہوگی ۔ رسم اور بدعات سے پرہیز بہتر ہے اس سے رفتہ رفتہ شریعت میں تصرّف شروع ہو جاتا ہے ۔ بہتر طریق یہ ہے کہ ایسے وظائف میں جو وقت اس نے صرف کرنا ہے وہی قرآن شریف کے تدبّر میں لگاوے ۔ دل کی اگر سختی ہو تو اس کے نرم کرنے کے لئے یہی طریق ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے ۔ جہاں جہاں دعا ہوتی ہے وہاں مومن کا بھی دل چاہتا ہے کہ یہی رحمتِ الٰہی میرے بھی شاملِ حال ہو"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۵ ، صفحہ ۲۶۶)

خصوصی دعاؤں کی درخواست

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب قائمقام وکیل التبشیر ربوہ)

اب جبکہ رمضان کا آخری عشرہ بھی اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے احبابِ کرام اپنی دعاؤں کو کمال تک پہنچانے میں مشغول ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی ان دنوں جوش میں ہے ۔ اس کے پیشِ نظر میں سب بھائیوں سے یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ ان مبارک ایام میں اپنے ان مبلغین بھائیوں اور ان کے اہل و عیال کو بھی یاد رکھیں جو اس وقت بیرون پاکستان یا اندرونِ پاکستان اعلاءِ کلمۃ اللہ کی خاطر اپنی جد و جہد جاری رکھے ہوئے ہیں ۔ اسی طرح دوسرے واقفینِ زندگی جو سلسلہ کے مختلف اداروں میں بڑی تندہی سے اپنے فرائض سر انجام دے رہے ہیں احبابِ جماعت کی دعاؤں کے مستحق ہیں ۔ سلسلہ کے دوسرے کارکنان جو مرکز میں مختلف اداروں میں کام کر رہے ہیں انہیں بھی دعاؤں میں یاد رکھیں ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی مساعی اپنے فضل سے قبول فرمائے اور ان سب کو بہترین اجر دے ۔ ان کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو ۔ انہیں صحت و سلامتی عطا کرے اور ان کے سارے کام اپنے فضلوں سے سنوارے اور ان کے سامنے جو بھی مشکلات ہیں وہ سب دور فرمائے اور ایسے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے جن سے وہ خود راضی ہو ۔ آمین

پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبدالحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت : دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۲ تبوک ۱۳۵۶ ہش
۱۲ ستمبر ۱۹۷۷ء

نفس کے سفید ہونے کی تدبیر

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نفس کی پاکیزگی پر بہت زور دیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب تک انسان اپنے نفس کو پاک نہ کرے یعنی نفسانی خواہشات سے پاک ہو کر شیطان کی غلامی سے نجات حاصل نہ کرے اس وقت تک وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتا اور اس کی تائید و نصرت کا مورد نہیں بن سکتا۔ خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کی تائید و نصرت انہیں ہی حاصل ہوتی ہے جو اپنے نفس کا تزکیہ کرنے میں لگے رہتے ہیں اور اس سے کبھی اور کسی حال میں بھی غافل نہیں ہوتے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

"قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝"

(الشمس آیات ۱۰، ۱۱)

ترجمہ: جس نے اس (نفس) کو پاک کیا وہ تو (سمجھو کہ) اپنے مقصود کو پا گیا اور جس نے اسے (مٹی میں) گاڑ دیا (سمجھ لو کہ) وہ نامراد ہو گیا۔

اس سے ظاہر ہے کہ انسان کی تمام تر فلاح کا انحصار اس امر پر ہے کہ وہ اپنے نفس کا تزکیہ کرنے میں لگا رہے کیونکہ نفس کا تزکیہ ایک دن میں نہیں ہو جاتا بلکہ اس کے لئے نہایت جانکاہی سے مجاہدہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ جو لوگ ہتھیلی پر سرسوں جمانا چاہتے ہیں اور اس کوشش میں رہتے ہیں کہ کوئی خدا رسیدہ شخص پھونک مار کر ولی بنا دے وہ کبھی اپنی مراد پانے میں کامیاب نہیں ہوتے۔ کامیاب وہی ہوتے ہیں جو جان جوکھوں میں ڈال کر مجاہدہ کرتے ہیں اور مرتے ہی چلے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تزکیۂ نفس کے لئے مجاہدہ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ ۝" (الانشقاق آیت ۷)

ترجمہ:- اے انسان! تو اپنے رب کی طرف پورا زور لگا کر جانے والا ہے (اور) پھر اس سے ملنے والا ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ ایسا تزکیۂ نفس کہ جس کے نتیجہ میں انسان کو خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کی معیت نصیب ہو جائے پورا پورا مجاہدہ کرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ (تزکیۂ نفس کے ذریعہ) خدا تعالیٰ کے رستے کا ملنا معمولی بات نہیں ہوتی۔ اس غرض کے لئے انسان کو اتنی محنت کرنی پڑتی ہے کہ اس کی ہڈیوں تک اثر پہنچ جاتا ہے۔ یہی وہ نکتہ ہے جس کو نہ سمجھنے کی وجہ سے لوگ لقاء الٰہی سے محروم رہ جاتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جب انہیں ایمان نصیب ہو گیا تو کچھ دیر بیٹھ کر ایمان کی باتوں کا مزہ لے لینے اور نماز روزہ وغیرہ ادا کر لینے سے ہی ان کی روحانیت کامل ہو جائے گی۔ حالانکہ روحانیت کامل ہوتی ہے اس غم کی وجہ سے جو عشق سے پیدا ہوتا ہے جس کے اثر سے انسان کی ہڈیاں تک گھل جاتی ہیں۔ جب تک انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے متعلق یہ رغبت پیدا نہ ہو۔ یہ غم پیدا نہ ہو اور یہ عشق اور محبت پیدا نہ ہو اس وقت تک مُلٰقِیْهِ کا مقام اسے میسر نہیں آ سکتا۔ باقی نماز پڑھ لینا یا روزے رکھ کر یہ سمجھ لینا کہ میں نے بڑی مشقت برداشت کر لی ہے ایسی باتیں نہیں ہیں جو کَدْح میں شامل ہوں۔ اس سے بہت زیادہ مشقت طلب کام لوگ کرتے ہیں۔ چوڑھوں کو دیکھ لو وہ کتنی محنت کرتے ہیں۔ دھوبیوں کو دیکھ لو وہ کس قدر مشقت کا کام کرتے ہیں۔ سقوں کو دیکھ لو وہ کس قدر تکلیف برداشت کرتے ہیں۔ مگر یہ نہیں ہوتا کہ اس کام سے ان کی ہڈیاں گھلنی شروع ہو جائیں۔ (ان کے) کام کا جتنا اثر ہوتا ہے صرف جسم پر ہوتا ہے جو کچھ دیر کے بعد زائل ہو جاتا ہے لیکن یہاں اللہ تعالیٰ کَادِحٌ کا لفظ استعمال فرماتا ہے اور کَدْح اس بات کو کہتے ہیں کہ انسان ایسا عمل کرے کہ یوں معلوم ہو کہ اس کی صحت بگڑ جائے گی، اس کی ہڈیاں گھل جائیں گی اور اس کا جسم تباہ ہو جائے گا۔ جب انسان اس رنگ میں کام (یعنی مجاہدہ) کرتا ہے۔ تب اسے (تزکیۂ نفس اور لقاء الٰہی کے مقصد میں) کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ اس کے بغیر اس کا اپنی کامیابی کے متعلق امید رکھنا غلطی ہوتی ہے۔" (تفسیر کبیر جلد ہشتم جزو چہارم نصف اول صفحہ ۳۳۹)

الغرض تزکیۂ نفس اور تعلق باللہ کے لئے مجاہدہ کرنا ضروری ہے ایسا مجاہدہ جو پوری توجہ، انہماک اور جانکاہی سے کیا جائے۔ محبت اور عشق کے زیر اثر ایسا ہم و غم اور لگن انسان میں پیدا ہو کہ وہ عام فرائض بجا لانے پر ہی اکتفا نہ کرے بلکہ ان سے کہیں بڑھ کر ہر نوع کے نوافل میں ایسا استغراق پیدا کرے کہ جو ایک رنگ میں اس کی جان کو گھلا کر رکھ دے۔ جو لوگ اس رنگ میں مجاہدہ کرتے ہیں خدا تعالیٰ ضرور بالضرور ان کے نفوس کا تزکیہ کر دیتا ہے اور وہ لقاء الٰہی کے شرف سے مشرف ہو کر فائز المرام ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے ایسے مجاہدہ کے مثمر ثمرات ہونے کی ضمانت دیتے ہوئے فرمایا ہے:-

"وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝" (العنکبوت آیت ۷۰)

ترجمہ:- اور وہ لوگ جو ہم سے ملنے کے لئے مجاہدہ کرتے ہیں ہم ضرور ان کو اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے اور اللہ یقیناً (مجاہدہ کرنے والے) نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔

تزکیۂ نفس اور لقاء الٰہی کے لئے مجاہدہ کی اس بنیادی اہمیت اور اس کے طیب و شیریں ثمرات کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک نہایت ہی عام فہم لیکن حد درجہ لطیف مثال سے واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدرد نوع انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو۔ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کے لئے اترتے ہیں۔ مگر یہ ایک دن کا کام نہیں۔ ترقی کرو۔ ترقی کرو۔ اس دھوبی سے سبق سیکھو جو کپڑوں کو اول بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دیئے جاتا ہے یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیریں تمام میل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں۔ تب صبح اٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے اور بار بار پتھروں پر مارتا ہے۔ (باقی صفحہ ۵ پر)

جہاں شمع وہیں پروانہ ہوگا

بزعمِ خویش جو فرزانہ ہوگا — رموزِ عشق سے بیگانہ ہوگا
نہیں ہیں مصلحت اندیش ہم لوگ — ہمارا عشق بے باکانہ ہوگا
شہنشاہوں سے افضل دیکھنا تم — گدائے کوچۂ جانانہ ہوگا
مری الفت ہے اک زندہ حقیقت — عدو کا پیار اک افسانہ ہوگا
تمہاری بزم میں کیا ہم نہ ہوں گے — جہاں شمع وہیں پروانہ ہوگا
مری جاں آپ پر قربان ہوگی — مرا دل آپ کا کاشانہ ہوگا
مرا سر آپ کے در پر جھکے گا — ادا یوں سجدۂ شکرانہ ہوگا
خدا کی رحمتیں ہوں گی اسی پر — کہ جو خاکِ درِ جانانہ ہوگا

زبانِ خلق پر محمود اک دن
ہمارے عشق کا افسانہ ہوگا

— (ڈاکٹر محمود الحسن امین آبادی) —

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عِیدُ الفِطر

اس اجتماعی خوشی میں دوسروں کو بھی شریک کیجئے!

(مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی فاضل مربی سلسلہ احمدیہ)

عید کا لفظ عَود سے ہے یعنی لَوٹ کر آنا۔ پس عِید کے معنے ہیں وہ خوشی کا دن جو لَوٹ لَوٹ کر اور بار بار آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق اسلام میں ہر سال دو عیدیں مقرر ہیں جو چند فرائض کی بجاآوری کے بعد منائی جاتی ہیں۔

اوّل:- عید الفطر جو ماہِ رمضان کے روزوں کے اختتام پر ماہِ شوال کی پہلی تاریخ کو ہوتی ہے۔

دوسری:- عید الاضحیہ جو ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو حج کے مناسک کی ادائیگی کے بعد مقرر ہے۔

ایک مسلمان کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا خوشی ہو سکتی ہے کہ اُسے خدا تعالیٰ کے احکام کی فرمانبرداری اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مطہرہ کی یقینِ کامل، ایمانی جوش و خلوص اور دلی رغبت کے ساتھ پیروی کی توفیق میسر آنے کے بعد ایک طرف سابقہ گناہوں اور کمزوریوں سے نجات مل جائے اور دوسری طرف اس کے خالق و مولا کریم کی رضا و خوشنودی اور قرب و لقاء حاصل ہو جائے۔

سو ان دونوں عظیم الشان انعامات کے نتیجہ میں جو قلبی فرحت اور خوشی محسوس ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے شکرانہ کے رنگ میں سُنّتِ رسولؐ کے مطابق نمازِ عید کے دو نفل ادا کئے جاتے ہیں کیونکہ شرائط کے مطابق بجالائے ہوئے حقیقی روزہ اور حقیقی حج کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ دونوں چیزیں حاصل ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاں یہ فرماتے ہیں کہ بہت ہی بدقسمت ہے وہ شخص کہ جس نے بحالتِ صحت و حضر رمضان کا مہینہ پایا مگر اس کی برکات سے اور اس انمول موقع سے فائدہ نہ اُٹھاتے ہوئے خدا تعالیٰ سے اپنے گناہ نہ بخشوائے وہاں آپؐ نے خدا تعالیٰ کا یہ دل موہ لینے والا فرمان بھی پہنچا دیا کہ:-

اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اُجْزٰی بِہٖ

یعنی میرا بندہ جو محض میری ہی خاطر روزہ رکھتا ہے اس کی جزا اپنے بندہ کیلئے میں خود بن جاتا ہوں اور اپنا قرب و لقاء اُسے عطا کرتا ہوں۔

اسی طرح ایک مسلمان جو خدا تعالیٰ کی خاطر حج کو اس کی شرائط کے مطابق ادا کرنے کی سعادت پالیتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کے حج کی قبولیت کے نتیجہ میں اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ گناہوں کی میل کچیل سے ایسا ہی پاک و صاف ہو کر لوٹتا ہے جیسے نوزائیدہ بچہ گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔

۲- عید کے دن کے لئے غسل کرنا حسبِ استطاعت صاف ستھرے اچھے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا سُنّت ہے۔ اور عید کے لئے جاتے اور آتے ہوئے تکبیرات کہنا مستحب ہے۔

تکبیر کے الفاظ یہ ہیں:-

"اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ"

عید کے لئے جس راستہ سے جائیں اگر ہو سکے تو واپسی دوسرے راستہ سے اختیار کی جانی مناسب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سُنّت ہے اور اس میں یہ حکمت ہے کہ اُمّت کا ایسا قومی اجتماع اس کی شان و شوکت اور خدا تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں اور جذباتِ شکر کے ساتھ اس کی نعمتوں کے اظہار کا موجب ہوتا ہے اس لئے مسلمان عید کی نماز کے لئے جب ایک راستہ سے جائیں گے اور دوسرے راستہ سے واپس آئیں گے تو زیادہ لوگ انہیں دیکھ سکیں گے۔

۳- عید الفطر کے مفہوم میں یہ امر شامل ہے کہ اُس دن روزہ نہیں رکھا جاتا پس کچھ کھا کر عید الفطر کی نماز پڑھنے کے لئے جانا چاہیئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت بھی یہی ہے۔ چنانچہ حضرت بُریدہ کی روایت ہے کہ:-

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَطْعَمَ (ترمذی)

یعنی حضور عید الفطر کیلئے تشریف لے جانے سے قبل کچھ نہ کچھ تناول فرما لیتے تھے۔ اسی طرح حضرت انس رضی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھجوریں استعمال فرمایا کرتے تھے جو تعداد میں طاق ہوتیں۔

۴- نمازِ عید کے لئے ہر چھوٹے بڑے مسلمان کو بشرطیکہ وہ معذور نہ ہو عیدگاہ کی طرف جانا چاہیئے۔ اسلام نے عید میں عورتوں کی شرکت کو بھی ضروری قرار دیا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک ہدایت کی ہے کہ وہ عورتیں بھی جو طبعی تقاضوں کے باعث نماز سے رخصت کی حالت میں ہوں وہ بھی عید کے اجتماع میں آئیں۔ وہاں وہ نماز سے تو الگ رہیں گی البتہ خطبہ سُننے، تکبیر کہنے اور دعا میں وہ شریک ہوں گی تا اس دن کی برکت اور مسلمانوں کے اس ذکر و شکرِ خدا والے نیک اجتماع کی برکات اور خوشیوں میں شامل ہونے سے وہ محروم نہ رہیں۔ چنانچہ اس بارے میں روایت ہے کہ:-

عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ اُمِرْنَا اَنْ نُخْرِجَ الْحُیَّضَ یَوْمَ الْعِیْدَیْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَیَشْہَدْنَ جَمَاعَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ وَدَعْوَتَھُمْ وَتَعْتَزِلُ الْحُیَّضُ عَنْ مُصَلَّاھُنَّ۔ قَالَتِ امْرَاَۃٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِحْدٰنَا لَیْسَ لَھَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْھَا صَاحِبَتُھَا مِنْ جِلْبَابِھَا۔ متفق علیہ۔ (مشکوۃ)

یعنی حضرت اُمِّ عطیہؓ روایت کرتی ہیں کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم حائضہ اور پردے والی (یعنی بالغ) عورتوں کو عیدین کیلئے گھروں سے نکالیں تاکہ وہ مسلمانوں کے اس (ذکر و شکرِ خدا) والے نیک اجتماع میں حاضر ہوں اور تسبیح و تحمید اور دعا میں شریک ہوں، تاہم نماز عید کے وقت حائضہ عورتیں نماز پڑھنے کی جگہ سے الگ رہیں۔ ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے اگر کسی کے پاس ایسے اجتماع میں آنے کے لئے اوڑھنے کی چادر نہ ہو تو کیا کیا جاوے؟ فرمایا اس کی ساتھی عورت اُسے اپنی چادر اوڑھا دے اور ساتھ لے جائے۔

۵- عید الفطر کی نماز کا وقت سورج کے دو نیزہ کے برابر بلندی تک آجانے کے بعد سے لے کر زوالِ آفتاب تک رہتا ہے اور عید الاضحیہ کی نماز کا وقت ایک نیزہ کی بلندی پر آجانے کے بعد سے لے کر زوالِ آفتاب تک ہے۔ مقامی ضرورت و حالات کی بناء پر وقت کی تعیین کر کے لوگوں کو اس کی بابت پہلے سے آگاہ کر دیا جانا چاہیئے۔ اگر عید کے دن لوگوں کا اجتماع نہ ہو سکتا ہو تو امام دوسرے دن عید پڑھا سکتا ہے۔

عید کی نماز صرف جماعت کے ساتھ ہو سکتی ہے۔ اکیلے پڑھنا جائز نہیں۔ جو شخص التحیات میں سلام سے پہلے امام کے ساتھ جماعت میں شامل ہو جائے اس کی عید کی نماز ہو جائیگی۔ امام کے سلام کے بعد وہ کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھے اور حسبِ دستور تکبیریں بھی کہے۔ عید کی نماز کی قضا نہیں۔

۶- نمازِ عید کی دو رکعتیں ہوتی ہیں جو بغیر اذان اور اقامت کے پڑھی جاتی ہیں۔ نیز دیگر عام نمازوں کی نسبت اس میں تکبیریں زیادہ ہیں۔ چنانچہ عید کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز میں ۱۲ تکبیریں زائد ہوتی ہیں جن کا موقعہ اور تعداد یہ ہے :-

جب امام تکبیر تحریمہ کہے تو اس کے بعد ثناء پڑھی جاتی ہے۔ پھر سات تکبیریں کہی جاتی ہیں اور اس کے بعد سورۃ فاتحہ اور دیگر کوئی سورۃ یا آیات (بلند آواز سے) پڑھی جاتی ہیں۔ اسی طرح دوسری رکعت میں کھڑے ہو چکنے کے بعد پانچ تکبیریں کہتے ہیں پھر سورۃ فاتحہ اور کسی دوسری سورۃ یا آیات کی حسب معمول قرأت کی جاتی ہے۔

ان بارہ زائد تکبیروں کے موقعہ پر ہر تکبیر کے ساتھ دونوں ہاتھ اٹھانے چاہئیں جو واپس لاتے ہوئے کھلے چھوڑ دیئے جاتے ہیں اور آخری یعنی پانچویں تکبیر کے بعد ہاتھ سینے پر باندھ لئے جاتے ہیں۔

۷۔ نماز عید سے فارغ ہو کر امام خطبہ دیتا ہے۔ عید کا یہ خطبہ بھی جمعہ کی طرح دو حصوں میں ہوتا ہے جس کے درمیان (وقفہ کے لئے) بیٹھا جاتا ہے۔ اگر امام یہ خیال کرے کہ عورتوں کو خطبہ سنائی نہیں دے سکا تو وہ مردوں کو سنانے کے بعد عورتوں میں جائے اور انہیں بھی وعظ کرے۔ خطبہ چونکہ نماز عید کا ایک حصہ ہے اس لئے اس کا سننا ضروری ہے بعض لوگوں کو اگر امام اجازت دیدے تو وہ جا سکتے ہیں۔ نماز و خطبہ کی تقریبات سے فارغ ہو کر ایک دوسرے کو ملنا اور مبارک دینا باہمی خلوص و اتحاد و یگانگت کو بڑھانے کا موجب ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز عید اور خطبہ کے بارے میں حدیث میں آتا ہے کہ:-

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی اِلَی الْمُصَلّٰی فَاَوَّلُ شَیْءٍ یَبْدَءُ بِہِ الصَّلٰوۃُ ثُمَّ یَنْصَرِفُ فَیَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰی صُفُوْفِھِمْ فَیَعِظُھُمْ وَیُوْصِیْھِمْ وَیَاْمُرُھُمْ .... ثُمَّ یَنْصَرِفُ۔ متفق علیہ (مشکوٰۃ)

یعنی حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں عید کے دنوں میں نماز عید کے لئے تشریف لاتے تو ابتداء میں نماز پڑھاتے اور پھر لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر جبکہ وہ اپنی صفوں میں بیٹھے ہوتے وعظ و نصیحت فرماتے جس کے اختتام کے بعد حضور تشریف لے جاتے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ :-

سُئِلَ ابن عباس اَشَھِدْتَّ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العیدَ قال نَعَمْ، خَرَجَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلّٰی ثم خطب (ولم یذکر اذانًا ولا اقامۃ) ثم اتی النساءَ فوعظھنّ وذکّرھنّ وامرھنّ بالصدقۃ .... متفق علیہ۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

یعنی حضرت ابن عباسؓ سے جب پوچھا گیا کہ کیا آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز پڑھنے کا موقع پایا ہے؟ تو آپ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عید کے روز جب تشریف لائے تو اوّلاً آپ نے نماز پڑھائی اور اس کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا۔ (ابن عباسؓ نے اذان و تکبیر کا اس ضمن میں کوئی ذکر نہ کیا) پھر حضورؐ عورتوں کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں بھی وعظ و نصیحت کی اور صدقہ و خیرات کی تلقین و تحریک فرمائی۔

چنانچہ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا عورتیں بڑے خلوص و ایمانی جوش و خروش سے اپنے کانوں اور گلے وغیرہ کے زیورات تک اُتار کر دے رہی تھیں جو حضرت بلالؓ کپڑے میں محفوظ کرتے جاتے تھے۔ جس کے بعد حضورؐ واپس تشریف لے گئے۔

صدقۃ الفطر

۸۔ اسلام ہر خوشی کے موقعہ پر غرباء و مساکین کا خیال رکھنے کی ہدایت دیتا ہے۔ چنانچہ عید الفطر کے موقعہ پر خصوصیت سے انہیں خوشی میں برابر کا شریک کرنے کے لئے شریعت اسلامیہ میں صدقۃ الفطر مقرر فرمایا گیا ہے جو عید کی نماز سے پہلے ادا کیا جانا لازمی ہے، بلکہ اسے چند دن پہلے ہی ادا کر دینا چاہیئے تاکہ عید سے پہلے غرباء اور مساکین میں ایسی رقم تقسیم ہو جائے اور وہ بھی عید سے پہلے پہلے اپنی ضروریات خرید سکیں۔

صدقۃ الفطر کی مقدار فی کس ایک صاع ہے۔ (صاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا ایک پیمانہ ہے جیسے پنجاب میں ٹوپہ۔ اس پیمانہ میں چار مُد غلہ پڑتا تھا۔ ایک مُد ۱۱ چھٹانک کا پیمانہ ہے پس صاع پونے تین سیر انگریزی کی ہوتی۔ سیر جس کی مقدار ۸۰ تولے ہیں۔ (فقہ احمدیہ))

گندم ایسے اناج سے صدقۃ الفطر کی مقدار نصف صاع بھی فی کس جائز ہے۔ فضیلت صاع کو ہے۔ صدقۃ الفطر کے طور پر اناج یا اس کی قیمت ہر فرد خاندان کی طرف سے ادا ہونی چاہیئے جو وہ خود ادا کریں یا ان کی طرف سے وہ ادا کرے جو اُن کے اخراجات کا کفیل و ذمہ دار ہے۔ بہر صورت فطرانہ عورت۔ مرد۔ بچے۔ بوڑھے۔ آزاد۔ غلام غرض سب چھوٹے بڑے کا ادا ہونا ضروری ہے۔

صدقۃ الفطر کی جمع شدہ رقم کے بارہ میں مرکز کی ہدایت یہ ہے کہ بیرونی جماعتیں اس میں سے ۹/۱۰ حصہ مقامی طور پر غرباء و مساکین میں تقسیم کر دیں اور ۱/۱۰ حصہ مرکز میں رہائش رکھنے والے غرباء میں تقسیم کئے جانے کیلئے بھجوائیں۔ ربوہ کی مقامی جماعت فطرانہ کی رقوم کا ۱/۴ حصہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں جمع کرائے تا اسے خلیفۂ وقت کی نگرانی میں غرباء میں تقسیم کیا جائے۔

صدقۃ الفطر کی رقم غریبوں کیلئے ہے۔ اسے مسجد کی تعمیر وغیرہ ضروریات پر خرچ کے لئے نہیں رکھنا چاہیئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بہتر رنگ میں اپنے احکام کی تعمیل کی توفیق و سعادت بخشے اور ہماری عید کو اپنی رضا اور لقاء کے انعام سے معمور فرماتے ہوئے ہمیشہ ہمیں اپنی رضامندی کی راہوں پر چلائے آمین ⁂

شجرکاری

درخت لگانے کا موسم شروع ہے۔ حکومت اس کی افادیت کے پیش نظر بڑے پیمانہ پر درخت لگانے کی مہم شروع کر چکی ہے۔ محکمہ زراعت اس بارہ میں ایک پروگرام کے تحت اہالیان ملک کی خدمت کے لئے پیش پیش ہے۔ مفید پودے اور مشورے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ موسم سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پھلدار اور سایہ دار درخت گھروں اور گھروں کے باہر گزرگاہوں پر اگر اہتمام کے ساتھ لگائے جائیں اور اسی اہتمام سے ان کی نگرانی بھی کی جائے تو ملک کا ہر حصہ ایک باغ اور دل لبھانے والی سیر گاہ بن سکتا ہے۔ درخت لگانے کے جہاں اور فوائد ہیں وہاں بادی النظر میں بھی آنکھوں کو تراوت بخشنے والا وہ وقت ہوتا ہے جب درخت اپنی کونپلیں نکالتا ہے اور پھر ہریالی کے لئے ایک دلکش سماں سامنے ہوتا ہے۔ طبیعت پر خوشگوار اثر پڑتا ہے جو روح اور جسم ہر دو پر گہرے رنگ میں اثر انداز ہوتا ہے اور بہتر نتائج سامنے آنے لگتے ہیں۔ تمدنی، معاشی اور اقتصادی حالتیں تیزی سے رُو بترقی ہوتی ہیں۔ گھنے سائے۔ پھلوں سے درخت کا لدا ہونا یا پھل دینے کی تیاری میں مصروف بُور کی سجاوٹ لئے درخت جو نظارہ پیش کرتے ہیں وہ بہت ہی دلفریب ہوتا ہے۔ بیماروں کے لئے صحت اور صحتمندوں کے لئے اعلیٰ صحت کا ضامن ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اس عطاء منعم کی نعماء کے لئے اس کے شکر گزار بندے بنیں اور نعماء کا جائز استعمال کریں۔ (قیادت ایثار۔ انصار اللہ مرکزیہ)

برائے توجہ سیکرٹریان ناصرات الاحمدیہ

باوجود بذریعہ خطوط تاکید کرنے کے چندہ ممبری ناصرات الاحمدیہ کی وصولی بہت کم ہو رہی ہے۔ اندیشہ ہے کہ مرکزی بجٹ پورا نہ ہو سکے گا۔ ہمارا سال ختم ہونے والا ہے۔ براہ کرم انتہائی جدوجہد سے چندہ کی وصولی کا کام کریں اور جلد از جلد اپنا بجٹ پورا کریں تاکہ ناصرات کے کاموں میں حرج واقع نہ ہو۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشاعت اسلام کیلئے مالی قربانیوں کی مخلصانہ پیشکش

۲۰ جولائی تا ۵ اگست خاکسار کو بعض جماعتوں میں دورہ کرنے کا موقع ملا۔ ہر جماعت میں مخلصین نے اشاعت اسلام کے لئے اپنے وعدوں میں نمایاں اضافہ پیش کیا۔ تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نیا مقرر فرمودہ ٹارگٹ بقدر ۱۵،۰۰،۰۰۰ روپیہ جلد از جلد حاصل کر لیا جائے۔

اس سلسلہ میں ایک سو روپیہ یا اس سے زائد قربانی پیش کرنے والوں کے نام برائے دعا درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

(۱)	مکرم کیپٹن ڈاکٹر مبارک احمد صاحب	بہاولپور	۱۱۰۰/- روپے
(۲)	" مرزا ارشد بیگ صاحب ناظم انصار اللہ	"	۱۱۰۰/- "
(۳)	" ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	"	۱۰۰۰/- "
(۴)	" چوہدری نذیر احمد صاحب نعیم قائد ضلع	"	۵۰۰/- "
(۵)	" چوہدری فضل الرحمٰن صاحب طاہر (واپڈا)	"	۵۰۰/- "
(۶)	" چوہدری غلام احمد صاحب	"	۱۶۰/- "
(۷)	" پروفیسر افضال احمد صاحب منیر قائد مقامی	"	۲۰۱/- "
(۸)	" ماسٹر عبداللطیف صاحب	"	۱۶۰/- "
(۹)	" رانا مبارک احمد صاحب	"	۱۵۰/- "
(۱۰)	" پروفیسر محبوب الٰہی صاحب	"	۱۰۰/- "
(۱۱)	" شیخ عبدالسلام صاحب "البرق"	رحیم یار خان	۱۰۰۰/- "
(۱۲)	" چوہدری عبدالہادی صاحب مدینہ ٹینٹ ہاؤس	"	۲۰۰/- "
(۱۳)	" چوہدری عبدالمجید صاحب	"	۱۰۰/- "
(۱۴)	" چوہدری منظور حسین صاحب بسرا	"	۵۰۰/- "
(۱۵)	" ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی	میرپور خاص	۱۰۳۵/- "
(۱۶)	محترمہ بیگم صاحبہ "	"	۱۰۳۵/- "
(۱۷)	مکرم چوہدری نور احمد صاحب	"	۱۳۵۰/- "
(۱۸)	" چوہدری عبدالکریم صاحب	"	۱۰۱۰/- "
(۱۹)	" مرزا عبدالمجید صاحب	"	۲۰۰/- "
(۲۰)	" بابو نصر اللہ خان صاحب	"	۱۵۰/- "
(۲۱)	" ڈاکٹر محمد یونس صاحب	"	۱۲۵/- "
(۲۲)	" مرزا مبارک احمد صاحب	"	۱۰۰/- "
(۲۳)	" ریاض احمد صاحب شاہد	"	۱۰۰/- "
(۲۴)	" چوہدری خلیل احمد صاحب محمود آباد والے	"	۱۰۰/- "
(۲۵)	" چوہدری محمد اشرف صاحب ولد محمد یوسف صاحب	"	۱۰۰/- "
(۲۶)	" چوہدری محمد اسلم صاحب فروٹ منڈی	"	۱۵۰/- "
(۲۷)	" رانا اسد اللہ خان صاحب	حیدر آباد	۵۰۰/- "
(۲۸)	" فضل محمد خان صاحب نیازی	"	۵۰۰/- "
(۲۹)	" میجر منیر احمد صاحب فرخ	"	۵۰۰/- "
(۳۰)	" مرزا مبارک احمد صاحب	"	۵۰۰/- "
(۳۱)	" کیپٹن محمد ایوب صاحب سپرنٹنڈنٹ ٹی آئی ٹی کوارٹرز حیدر آباد		۵۰۰/- "
(۳۲)	" چوہدری محمد انور صاحب کاہلوں	حیدر آباد	۵۰۰/- "
(۳۳)	" اخوند بشیر احمد صاحب وزیری ہسپتال	"	۵۰۰/- "
(۳۴)	" عبدالمنان صاحب شاد جنرل مینجر ٹیکسٹائل ملز کوٹری		۱۰۰۰/- "
(۳۵)	" کرنل بشیر الدین صاحب A.D.D.S.	حیدر آباد	۵۰۰/- "
(۳۶)	" چوہدری غلام قادر صاحب (خان پیلو)	"	۱۰۰۰/- "
(۳۷)	" سید عزیز الرحمٰن صاحب	"	۱۵۰/- "
(۳۸)	" چوہدری بشیر احمد صاحب کوٹ عبداللہ نبی سرروڈ ضلع تھرپارکر		۱۰۰/- "
(۳۹)	" چوہدری محمد علی صاحب ننگلی	"	۱۲۵/- "
(۴۰)	" چوہدری سیف علی صاحب	"	۱۳۰/- "
(۴۱)	" سیٹھ محمد صادق صاحب	"	۱۲۶/- "
(۴۲)	" ڈاکٹر اکرام اللہ صاحب	"	۵۰۰/- "
(۴۳)	مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب	تھیسر روڈ ضلع تھرپارکر	۱۰۰/- روپے
(۴۴)	" نذیر احمد صاحب مثل گیس ہاؤس	"	۵۰۰/- "
(۴۵)	" شریف احمد صاحب پٹیل		۱۰۰/- "
(۴۶)	" چوہدری حمید اللہ صاحب پسر چوہدری احسان اللہ صاحب آف نفی بنی سرروڈ		۵۰۰/- "

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اداریہ۔ صفحہ ۲ سے آگے

تب وہ میل جو کپڑوں کے اندر تھی اور ان کا جزو بن گئی تھی کچھ آگ سے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر یکدفعہ جدا ہونی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتداء میں تھے۔ یہی انسانی نفس کے سفید ہونے کی تدبیر ہے اور تمہاری ساری نجات اس سفیدی پر موقوف ہے۔ یہی وہ بات ہے جو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا یعنی وہ نفس نجات پا گیا جو طرح طرح کے میلوں اور چرکوں سے پاک کیا گیا۔"

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ صفحہ ۱۴، ۱۵ مطبوعہ ۱۹۰۰ء)

انصار بھائیوں سے تعاون کی درخواست

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں شامل ہونے کے لئے تحریک جدید کے مجاہدین اپنی اپنی جماعتوں میں مسابقت الی الخیرات کی روح کا مظاہرہ کر رہے ہوں گے۔ انصار بھائی اپنے طور پر جائزہ لیں کہ اس مبارک فہرست میں کتنے انصار حصہ دار بنتے ہیں۔ یہ تحریک فرمائی جائے کہ زیادہ سے زیادہ انصار شامل فہرست ہو کر اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کی پاکیزہ دعاؤں سے فیض یاب ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

پاکستان ایئر فورس میں بطور پائلٹ مستقل کمیشن

(بحوالہ نوائے وقت ۸ ستمبر ۷۷ء)

ایسے امیدوار جو انٹرمیڈیٹ فرسٹ / سیکنڈ ڈویژن (میٹرک سائنس کے ساتھ) اور جن کی عمر ۳۰ فروری ۱۹۷۸ء کو ۱۶½ سے ۲۲ سال تک ہو وہ کسی بھی P.A.F. انفارمیشن اور سلیکشن سنٹر سے رجوع کریں۔

روزانہ انٹرویو صبح ۸ بجے ہوگا۔ آخری تاریخ انٹرویو ۲۶/۹ ہے۔

مزید کوائف کے لئے ملاحظہ فرمائیں۔ نوائے وقت مورخہ ۸/۹/۷۷۔ ٹریننگ کے دوران ۲۱۵/- روپے ماہوار تنخواہ ہوگی۔ بعد ٹریننگ پشاور یونیورسٹی سے بی ایس سی کی ڈگری ملے گی۔

(ناظر تعلیم)

درخواست ہائے دعا

(۱) جماعت احمدیہ کوئٹہ کے ایک بہت مخلص بزرگ مخدومی چوہدری محمد عبداللہ صاحب خارجن کی عمر ۸۰ برس کے قریب ہے۔ بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ اب بفضل تعالیٰ مرض گھٹنی شروع ہوئی ہے۔ یہ عاجز مخلصین جماعت کی خدمت میں محترم چوہدری صاحب موصوف کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا کرتا ہے۔

(محمد حنیف امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ بلوچستان)

(۲) میری تائی محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ زوجہ غلام حیدر صاحب کا ایک صدمہ کے باعث دماغی توازن بگڑ گیا ہے۔ نیز عرصہ سے میری آنکھیں خراب ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم دونوں کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

(فرخندہ چوہدری۔ چک ۴۰ جنوبی سرگودہا)

(۳) عاجزہ کا ایف اے کا امتحان ۱۹ ستمبر کو شروع ہو رہا ہے۔ احباب سے نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(نگہت فردوس۔ چک نمبر ۹۸ شمالی سرگودہا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام حسن علیہ السلام کا ایک تاریخی خطبہ

اسد اللہ الغالب حضرت علی کرم اللہ وجہہ ماہ رمضان ۴۰ھ (جنوری ۶۶۱ء) میں ایک بدباطن خارجی عبد الرحمن بن ملجم کے ہاتھوں کوفہ میں شہید ہوئے۔ آپ کے دردناک سانحہ شہادت سے پورے عالم اسلام پر غم واندوہ کے سیاہ بادل چھا گئے اور ہر جگہ کہرام مچ گیا۔ چنانچہ علوی خلافت کے مشہور شاعر نے مرثیہ کہا ؎

اَلَا ابلغ معاویۃ بن حرب ✤ فلا قرّت عیون الشامتینا
اَفِی شہر الصیام فُجِعتُمُونا ✤ بخیر النّاسِ طُرًّا اجمعینا
ومن لَبِس النعال ومَن حَذاھا ✤ ومن قرءَ المثانی والمئینا
اذا استقبلتُ وجہ ابی حسین ✤ رایتُ البدر راع الناظرینا (طبری)

یعنی معاویہ بن حرب کو یہ خبر پہنچا دو۔ خدا کرے شامیوں کی آنکھیں ٹھنڈی نہ ہوں۔ کیا تم نے ہمیں روزوں کے مہینہ میں ایک ایسے وجود کے ذریعہ صدمہ سے دوچار کر دیا ہے جو تمام لوگوں سے بہتر تھا۔ اب کون جوتی پہنے گا؟ کون انہیں ٹانکے گا اور کون مثانی اور مئین کی تلاوت کرے گا؟ جب ابوحسین (علی المرتضیٰؓ) کا چہرہ سامنے آیا تو ایسا محسوس ہوتا تھا کہ چودھویں کا ایک چاند ہے جو دیکھنے والوں کو فریفتہ کر رہا ہے۔

سیدنا حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد حضرت امام حسن علیہ السلام منبر پر کھڑے ہوئے اور ایک بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا جو حضرت محمد بن سعد (۱۶۸ھ - ۲۳۰ھ / ۷۸۴ء - ۸۴۵ء) نے اپنی تاریخ "طبقات ابن سعد" میں بروایت ہبیرہ بن بریم درج کیا ہے۔ اس تاریخی خطبہ کے الفاظ یہ ہیں:-

"اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ قُبِضَ اللَّیْلَۃَ رَجُلٌ لَمْ یَسْبِقْہُ الْاَوَّلُوْنَ وَلَا یُدْرِکُہُ الْاٰخِرُوْنَ قَدْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبْعَثُہُ الْبَعْثَ فَیَکْتَنِفُہٗ جِبْرِیْلُ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَمِیْکَائِیْلُ عَنْ شِمَالِہٖ فَلَا یَنْثَنِیْ حَتّٰی یَفْتَحَ اللّٰہُ لَہٗ۔ وَمَا تَرَکَ اِلَّا سَبْعَ مِائَۃِ دِرْھَمٍ اَرَادَ اَنْ یَّشْتَرِیَ بِھَا خَادِمًا وَلَقَدْ قُبِضَ فِی اللَّیْلَۃِ الَّتِیْ عُرِجَ فِیْھَا بِرُوْحِ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ لَیْلَۃَ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ مِنْ رَمَضَانَ۔ (طبقات کبیر جلد ۳ صفحہ ۴۹ مطبوعہ لیڈن ۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۵ء)

(ترجمہ) اے لوگو! آج رات وہ انسان فوت ہوا ہے کہ پہلے اور پچھلے اس کے مرتبہ کو نہیں پا سکتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جنگ کے لئے بھیجا کرتے تھے تو جبرائیل آپ کے دائیں اور میکائیل بائیں ہاتھ ہوتا تھا اور آپ فتح حاصل کئے بغیر واپس نہ لوٹتے تھے۔ آپ کا ترکہ سات سو درہم ہے جن کے متعلق آپ کا ارادہ تھا کہ ایک غلام خریدیں۔ آپ اس رات میں فوت ہوئے جس میں حضرت عیسیٰ ابن مریم کی روح اٹھائی گئی تھی یعنی ستائیس رمضان!!

حضرت علیؓ کو غسل حضرت حسنؓ و حسینؓ اور عبد اللہ بن جعفر نے دیا اور نماز جنازہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے پڑھائی اور آپ جامع مسجد کوفہ کے نزدیک ایک میدان میں جو ابواب کندہ سے متصل تھا دفن کر دئے گئے۔ طبری کی تحقیق کے مطابق آپ کی خلافت چار سال نو ماہ رہی انتقال کے وقت آپ کی عمر تریسٹھ برس تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سنِ مبارک کے برابر ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وعلیٰ خلفاء محمّد وبارک وسلم انّک حمید مجید ✤

(دوست محمد شاہد)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

نئے وعدہ کرنے والے مخلصین نوٹ فرمالیں

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں نئے وعدے بھی آ رہے ہیں۔ ایسے مخلصین سے درخواست ہے کہ وہ نوٹ فرمالیں کہ انہوں نے ہر سال کل وعدہ کا $\frac{1}{12}$ کم از کم ادا کرنا ہے اس طرح بارہ سال میں ان کا وعدہ مکمل ہو جائے گا۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ولادت

مکرم ڈاکٹر نثار احمد صاحب مورانی آف نوکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اس کا نام افتخار احمد تجویز فرمایا ہے نثار صاحب بڑے مخلص اور فدائی احمدی ہیں۔

احباب جماعت نومولود کی صحت وتندرستی اور درازئ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اسے نیک اور خادمِ دین بنائے۔ آمین

خاکسار مرزا طاہر احمد

درخواستہائے دعا

مَیں گذشتہ پندرہ مہینوں سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار چلا آتا ہوں طبیعت بہت نڈھال اور مضمحل رہتی ہے۔ میری بیوی بھی لگاتار بخار بیمار ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم دونوں کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

غلام محمد ثاقب
آئی ۴/ وحدت کالونی۔ لاہور

(۲) میرے بھتیجے ابرار احمد میر کی آنکھوں کا اپریشن سی۔ ایم۔ ایچ راولپنڈی میں ہوا ہے جو کہ کامیاب رہا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور صحتِ کاملہ سے نوازے۔

(رشید میر محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ)

(۳) خاکسار کی والدہ محترمہ عرصہ سے اعصابی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد انور شمیم ٹیلر ٹریک ہاؤس سانگھڑ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

عید الفطر کے لئے خاص رعایت

گوشت کے لئے برائلر مرغ وزن ایک کلو اور اس سے زائد (ابھی سے آرڈر بک کرا لیجئے) قیمت فی کلو -/۱۰ روپے۔

نیز

یک روزہ برائلر چوزے -/۳۵۰ روپے فی سینکڑہ
یک روزہ لیگ ہارن چھیاں -/۵۰۰ روپے فی سینکڑہ
(بکنگ مارچ۔ اپریل ۱۹۷۸ء پیشگی ۲۵ فیصد)

خلیل پولٹری فارم دار الفضل ربوہ

نئے ٹرانسسٹر نقد و آسان قسطوں پر

المشتہر ڈالن ٹریڈرز سروس محلہ دار البرکات ربوہ

تفسیر صغیر کی طباعت مکمل ہو گئی

عید کے بعد احباب حاصل کر لیں

الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تفسیر صغیر طبع ہو کر مکمل ہو گئی ہے سویڈن سے آیا ہوا اعلیٰ درجہ کا کاغذ (قرآن پیپر) لگایا گیا ہے آفسٹ کی طباعت ہے اور نہایت عمدہ جلد ہے۔ پہلے سے حجم (موٹائی) آدھا رہ گیا ہے کیونکہ باریک کاغذ ہے۔ انشاء اللہ عید کے بعد دفتر ادارۃ المصنفین سے مل سکے گی۔

خاکسار ابو المنیر نور الحق
ناظم اعلیٰ ادارۃ المصنفین ربوہ